جلد ۲۳ | مورخہ ۱۸ رجب ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۹۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی خیر و عافیت ہے ؛

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ آج لکھنؤ سے واپس تشریف لائے ؛

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ سشن جج یو پی قریباً ۷۱ سال کی عمر میں علی گڑھ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص تھے۔ اور تبلیغ کا بے حد شوق رکھتے تھے۔ آج ۱/۲ ۱۰ بجے ان کی نعش بذریعہ گاڑی قادیان لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جنازہ پڑھایا۔ نعش کو کندھا دیا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ ہم اس حادثہ کے متعلق جناب شیخ صاحب مرحوم کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلاؤں اور آزمائشوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے

فرمودہ ۱۷-۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء

"مصائب اور شدائد کا آنا نہایت ضروری ہے۔ کوئی نبی نہیں گزرا جس کا امتحان نہیں لیا گیا۔ جب کسی کا کوئی عزیز مر جاتا ہے۔ تو اس کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھو۔ ایک پہلو پر جانے والے لوگ مشرک ہوتے ہیں۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر اھدنا الصراط المستقیم والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہیں۔ کہ خدایا وہ راہ دکھا۔ جس سے تو راضی ہو۔ اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے۔ آخر جب نبیوں والی راہ پر چلنے کے لئے دعا کی جائے گی۔ تو پھر ابتلاؤں اور آزمائشوں کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ اور ثابت قدمی کے واسطے خدا سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت میں بھی ترقی ہو۔ اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہوں۔ کوئی ابتلا بھی نہ آئے۔ اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جائے۔ وہ ابلہ ہے۔ وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں پر خدا راضی ہوا ہے۔ ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے۔ کہ وہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے۔ اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہوا۔ حضرت ابراہیمؑ پر دیکھو۔ کیسا نازک ابتلا آیا تھا۔ اور پھر اس کے بعد سب نبیوں کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ یہاں تک کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ آگیا۔ دیکھو۔ ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہوا۔ یتیمی بھی تو بڑی بلا ہے۔ خدا جانے کیا کیا دکھ اٹھائے۔ اور پھر دعوے کرتے ہی مصیبتوں کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا" (الحکم ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کرنے والے احراری کے مقدمہ کی سماعت

گواہانِ صفائی کی شہادتیں

مرتبہ رپورٹر الفضل

گورداسپور ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کرنے کی بناء پر حنیفا پسر چوہڑ گداگر پر پولیس نے جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ اس کی آج سماعت ہوئی۔ ملزم کے ساتھ حسب سابق آج بھی ایک پولیس کنسٹیبل تھا۔ احراری عطاء اللہ بھی احاطہ عدالت میں موجود تھا۔ سات گواہانِ صفائی کے بیانات قلمبند کئے گئے۔ گذشتہ تاریخ پر سب سے پہلے سول سرجن صاحب کی شہادت ہوئی تھی۔ اور آپ نے اس سرٹیفکیٹ کی تصدیق کی تھی۔ جو حضرت صاحبزادہ صاحب کو انہوں نے دیا تھا۔ گواہانِ صفائی کی شہادتیں درج ذیل ہیں:

بیان ملا عبد اللہ دوکاندار

میں حنیف کو جانتا ہوں۔ میرا مکان مسجد شیخاں کے بالکل قریب ہے۔ دوکان بھی مسجد سے بالکل قریب ہے۔ تین سوا تین ماہ کے قریب ہوا ہے۔ کہ پولیس اس گلی میں آئی تھی جس دن پولیس آئی ہے۔ میں نے حنیفا کو اپنی دوکان پر نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی کوئی واقعہ میری موجودگی میں ہوا۔ میں تمام دن مسجد میں رہا یا دوکان میں

بجواب سوالات کورٹ انسپکٹر صاحب کہا میں اس مسجد کا امام ہوں۔ اس مسجد میں احمدی نماز نہیں پڑھتے۔ مجھے اور ملزم کو زیر دفعہ ۱۰۹ و ۱۱۰ گرفتار کر کے پولیس نے چالان کیا ہوا ہے۔ یہ مقدمہ ابھی چل رہا ہے:

بیان ماموں کشمیری پسر جوغطہ

میں حنیفا کو جانتا ہوں۔ میرا مکان مسجد شیخاں کے قریب ہے۔ تین ماہ کے قریب عرصہ ہوا۔ کہ پولیس میرے مکان پر آئی تھی ڈپٹی صاحب بھی آئے تھے۔ اور تحقیقات کی تھی۔ میں نے اس دن مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ ہوتے نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی حنیف کو اس گلی میں دیکھا۔

بجواب سوالات کورٹ انسپکٹر صاحب کہا۔ میں وہ دن اور تاریخ نہیں بتا سکتا۔ میری دوکان ہندو بازار میں ہے۔ جو موقعہ سے تین سو کرم کے فاصلہ پر ہو گی۔ میں عام طور پر صبح کے وقت دوکان کھولتا ہوں۔ اور شام کے چھ سات بجے بند کرتا ہوں۔ عطاء اللہ شاہ صاحب والے مقدمہ میں بھی میں گواہ صفائی تھا۔ اڈا کے پاس جو دیوار احمدیوں کی گرائی گئی تھی۔ اس میں احمدیوں نے مجھ پر بھی الزام لگایا تھا۔

بجواب وکیل ملزم کہا۔ میں اپنی دوکان سے مسجد شیخاں میں ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھنے آتا ہوں۔ اور بھی کوئی ضرورت ہو۔ تو آ جاتا ہوں:

بیان نورا کشمیری سبزی فروش

میرا مکان شیخاں والی مسجد کے قریب ہے اس گلی میں کوئی تین ماہ سے زائد عرصہ ہوا۔ پولیس آئی تھی۔ میں حنیفا کو جانتا ہوں۔ اس دن میں نے اس کو نہیں دیکھا تھا۔ سبزی فروشی کے علاوہ میں روئی دھنتا اور لحاف بھی بھرا کرتا ہوں۔ یہ کام گھر میں کرتا ہوں۔ میری دوکان مسجد شیخاں سے چار سو کرم کے قریب دور ہو گی۔

بجواب سوالات کورٹ انسپکٹر صاحب کہا۔ آج کل میں داس دیو کی دوکان میں کرایہ پر سبزی بیچتا ہوں۔ امام دین (ماموں) گواہ میرا چچا زاد بھائی ہے۔ میں احمدی نہیں ہوں۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ واقعہ کس دن کس تاریخ اور کس وقت کا ہے۔ پولیس قادیان میں ہمیشہ ہی رہتی ہے

بیان کرم دین رنگریز

میرا مکان شیخاں والی مسجد کے قریب ہے حنیفا کو میں جانتا ہوں لیکن اسے وہاں کبھی نہیں دیکھا:

بجواب سوالات کورٹ انسپکٹر صاحب کہا۔ میری دوکان رنگریزی کی ہندو بازار میں اور مسجد شیخاں سے چار یا پانچ سو کرم دور ہے

بیان عبد السلام پسر عبد اللہ ڈاکٹر

میں محلہ آرائیاں میں رہتا ہوں۔ ملزم میرے مکان کے قریب رہتا ہے۔ ۹۔۱۰ جولائی کو مجھے پولیس نے بلایا تھا۔ اس سے دو تین روز پہلے ملزم نے میرے مکان پر آ کر مجھے آواز نہیں دی تھی۔ میں نے دو تین روز قبل اسے دیکھا بھی نہیں تھا۔ ۸ جولائی کو پولیس نے ملزم کے مکان پر گارد لگائی تھی۔ جو ساری رات وہاں رہی۔

بجواب سوالات کورٹ انسپکٹر صاحب کہا۔ عرصہ پانچ چھ ماہ سے پولیس کے سپاہی عام طور پر بازاروں میں کھڑے رہتے ہیں۔ عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ میں میں نے صفائی کی گواہی دی تھی۔ میں نے زیر دفعہ ۳۲۳ مرزا شریف احمد صاحب اور ظہور احمد وغیرہ پر دعویٰ کیا تھا۔ مجسٹریٹ نے میاں شریف احمد صاحب کو سمن نہیں کیا تھا۔ ظہور احمد کو بری کر دیا گیا۔ باقی کو ۹ اکتوبر کو جرمانہ ہوا۔ اس مقدمہ میں ملزم نے میری طرف سے شہادت دی تھی۔ میں نے زیر دفعہ ۰۰ بعض احمدیوں پر ایک مقدمہ کیا تھا۔ جو ڈسمس ہو گیا تھا۔ مدعا علیہ قریباً پندرہ بیس تھے۔ جو سب احمدی تھے۔ اسی عدالت نے اسے ڈسمس کیا تھا:

بیان ہدایت علی ولد بڈھے شاہ

میرا مکان ملزم کے مکان کے قریب ہے پولیس اس کی تلاش میں وہاں آئی تھی۔ یہ واقعہ قریباً تین ماہ کا ہے۔

بجواب سوالات کورٹ انسپکٹر صاحب کہا اس واقعہ سے آٹھ روز قبل حنیفا میرے ساتھ امرتسر گیا تھا۔ پھر اس کے بعد میں نے اسے نہیں دیکھا۔ پولیس دو تین روز تک اس کی تلاش کرتی رہی تھی:

بیان ایڈیٹر الفضل

الفضل ۱۰ جولائی میں درج شدہ رپورٹ میری لکھی ہوئی ہے۔ اور درست ہے۔ میں نے اسے دیکھ لیا ہے۔ یہ اخبار ۹ جولائی کو شائع ہوا تھا:

بجواب سوالات کورٹ انسپکٹر صاحب کہا۔ اس رپورٹ کے لکھتے وقت مجھے حملہ آور کا نام معلوم تھا۔ مگر اس لئے اسے درج نہیں کیا کہ اشتعال بہت زیادہ تھا اور خطرہ تھا کہ ملزم کسی احمدی کے فوری اشتعال کا نشانہ نہ بن جائے اس مضمون کا اصل مسودہ میں نہیں لایا۔ وہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ مسودے چھپنے کے بعد تلف کر دیئے جاتے ہیں۔ میں اس وقت یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ شائع شدہ رپورٹ اصل مسودہ کے مطابق ہے یا نہیں۔ کیونکہ اصل مسودہ کے الفاظ مجھے یاد نہیں ہیں۔ میں اس کے متعلق جو کچھ کہہ سکتا ہوں یہ ہے کہ شائع شدہ تحریر میں اس واقعہ کا مختصراً ذکر ہے:

اس کے بعد وکیل ملزم نے وزیر دین۔ لال دین اور دھرت رام گواہان کو پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ امرتسر کے گواہ محمد عبد اللہ۔ عبد الحمید اول و عبد الحمید ثانی چونکہ سمن تعمیل ہونے کے باوجود حاضر نہیں ہوئے۔ اس لئے عدالت نے ان کے نام وارنٹ جاری کرنے کا حکم دیا۔ اور آئندہ سماعت کے لئے ۱۸ اکتوبر تاریخ مقرر کی:

سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی یاد دہانی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ نظارۃ دعوت و تبلیغ کی طرف سے امسال سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کے لئے ۲۴ نومبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اور جن مضامین پر تقریریں تیار کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:

اول رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صبر دشمنوں کی اذیتوں کے مقابل پر۔ دوم یتامیٰ کے ساتھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ رجب ۱۳۵۴ھ

احرار کی ملتِ اسلامیہ سے شرمناک غداری پر معاندینِ اسلام کی مسرت

احرار نے مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلہ میں مسلمانانِ پنجاب کی متفقہ رائے کو سرپائے استحقار سے نہایت بیدردی اور شانِ بے اعتنائی کے ساتھ ٹھکرا کر جو شرمناک اور قابلِ صد ہزار نفرین حرکت کی۔ اور جس طرح ملتِ اسلامیہ سے غداری و بے وفائی کا اظہار کیا۔ وہ ایسا افسوسناک۔ اور قبیح عمل تھا۔ کہ اس کے نتیجہ میں ہندوستان کے ایک سرے سے کر دوسرے سرے تک تمام مسلمانوں میں غم وغصہ اور ناراضگی کا شدید طوفان بپا ہوا۔ اور انہوں نے احرار۔ اور لیڈرانِ احرار پر لعنت وملامت کی بوچھاڑ ڈالی۔ ہر شخص جو حالات سے ایک ذرہ بھر بھی واقفیت رکھتا۔ اور اپنے دل میں اسلام کا درد رکھتا ہو۔ سمجھ سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا یہ جوش بالکل بجا اور درست ہے۔ احرار نے ایک لمبے عرصہ تک آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کی نمائندگی کے بلند بانگ دعوے سے آسمان سر پر اٹھائے رکھا۔ ان کے گاڑھے پسینے کی کمائی سے اپنے دوزخ شکم کو پُر کیا۔ ان کی راہ نمائی کا ادعا کیا۔ اور اس طرح مسلمانان ہند کو یقین دلایا۔ کہ اگر نازک اوقات میں مسلمانوں کے کام آنے والی کوئی فعال جماعت ہے۔ تو وہ صرف احرار ہے۔ لیکن جب کام کا وقت آیا۔ جب مسلمانوں پر یہ دیکھ کر کوہ الم کا بارگراں ٹوٹ پڑا۔ کہ خانہ خدا کی بے حرمتی کی گئی۔ اور اسے منہدم کر دیا گیا اور وہ احرار سے اس بات کے متوقع ہوئے کہ وہ انہیں امداد دیں گے۔ تو ایسے نازک وقت میں احرار اپنے گھروں میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ اور انہوں نے ملتِ اسلامیہ سے ایسی شرمناک غداری کی۔ جس کا داغ ان کے ماتھا سے کبھی مٹ نہیں سکتا:۔

اخبار بین حضرات سے یہ پوشیدہ نہیں کہ سب مسلمانوں نے متفقہ طور پر احرار کے اس اخلاق سوز اور مسلم کش رویہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ کئی جگہ لیڈرانِ احرار پر گوبیکے اور مردہ باد کے نعرے لگے۔ کئی جگہ ان کی تقریریں سننے سے لوگوں نے انکار کر دیا۔ کئی جگہ لاتوں۔ گھونسوں اور مکوں تک نوبت پہونچی۔ کئی جگہ لاٹھیوں اور ڈنڈوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ حتیٰ کہ بعض جگہ کسی کا پاجامہ پھٹا۔ اور کسی کی قمیص لیکن اس تمام ہنگامہ کے دوران میں صرف غیر مسلم پریس ایسا تھا۔ جو احرار کی پیٹھ ٹھونکتا رہا۔ اور ان کی شرمناک مساعی کو سراہتا اور ان کی تعریف میں راگ الاپتا رہا:۔

کیا اسی ایک امر سے یہ بات واضح نہیں ہو جاتی کہ احرار کا رویہ کیسا ملتِ اسلامیہ کے لئے نقصان رساں اور تباہ کن ہے

اس میں شبہ نہیں۔ کہ احرار کے خلاف عالمگیر ہیجان کو دیکھ کر بعض دفعہ غیر مسلم اخبارات نے ان کے خلاف بھی لکھا۔ مگر ان کے قلوب میں مخفی طور پر احرار کی فتنہ انگیزی کو دیکھ کر ایک انبساط پایا جاتا تھا۔ جس کا اگرچہ پہلے بھی کئی دفعہ ان کی طرف سے اظہار کیا گیا۔ مگر اب ایک تازہ واقعہ نے ان کے اس رویہ کو بالکل بے نقاب کر دیا ہے۔ چنانچہ حال میں ڈاکٹر ستیہ پال صاحب نے لاہور میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"میں مجلس احرار کے کام سے بہت خوش ہوں۔ اور انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ انہوں نے نہایت جرأت اور استقلال سے اپنے ہم مذہبوں سے بھی قوم اور ملک کے مفاد کی خاطر ٹکر لے لی۔ اور یہ سب سے بھاری قربانی ہے۔ جو ہمارے احراری دوستوں نے سرانجام دی ہے۔ اور مجلس احرار یقیناً ملک کے شکریہ کی مستحق ہے" (بندے ماترم ۱۲ اکتوبر)

ان الفاظ میں ڈاکٹر ستیہ پال نے غیر مبہم الفاظ میں احرار کو خراجِ تحسین ادا کیا ان کی مساعی کو سراہا۔ اور انہیں مبارکباد کا مستحق قرار دیا ہے۔ نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ سارے ملک کی طرف سے۔ اور احرار کی غداری اور اسلام دشمنی کو "جرأت اور استقلال" سے تعبیر کیا ہے۔ اس پر احرار اگر خوش ہوں۔ تو ہوں۔ کیونکہ وہ بے غیرتی میں حد سے گزر چکے ہیں۔ لیکن اس سے یہ ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ احرار کی مساعی ملتِ اسلامیہ کے لئے اس درجہ تباہ کن ہیں۔ کہ غیر مسلم انہیں "مبارکباد" کا مستحق سمجھتے ہیں:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مولوی مظہر علی صاحب اظہر کا تار

تصفیۂ شرائط کے بغیر تاریخ مباہلہ کا تقرر

قادیان ۱۵۔ اکتوبر۔ کل مولوی مظہر علی صاحب اظہر نمائندہ مجلس احرار کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں سیالکوٹ سے حسب ذیل تار پہونچا:۔

"بخدمت میرزا محمود احمد قادیان۔

احرار کی جانب سے مباہلہ کی تاریخ ۲۳۔ نومبر مقرر کی گئی ہے۔ مظہر علی اظہر"

اس تار کے جواب میں نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے حسب ذیل جواب مولوی مظہر علی صاحب اظہر کو بھجوایا گیا ہے:۔ "مکرم مولوی مظہر علی صاحب اظہر نمائندہ مجلس احرار۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا تار مورخہ ۱۴/۱۰/۳۵ جس میں آپ نے مباہلہ پر آمادگی کا اظہار کیا ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پہونچا۔ تعجب ہے۔ کہ آپ نے از خود ہی مباہلہ کی تاریخ مقرر کر کے تار ارسال فرما دیا۔ مگر حضرت امیر المومنین کے پیش کردہ شرائطِ مباہلہ کے متعلق آپ نے کچھ نہیں لکھا۔ کہ وہ آپ کو منظور ہیں یا نہیں۔ آپ کو یقیناً معلوم ہوگا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی طرف سے مباہلہ کے متعلق بعض شرائط تجویز فرمائی تھیں۔ اور آپ لوگوں سے گفت وشنید کے لئے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور۔ جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر لاہور۔ اور مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔ مگر آپ کے ارسال کردہ تار میں اس امر کا کوئی ذکر نہیں۔ کہ آپ نے ہمارے ان نمائندگان سے زبانی یا تحریری طور پر مباہلہ کے متعلق کوئی ذکر کیا ہے۔ یا نہیں۔ اور اگر کیا ہے۔ تو اس کا نتیجہ کیا نکلا ہے۔ پس اس خط کے ذریعہ آپ کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اگر آپ مباہلہ پر واقعی تیار ہیں۔ تو پہلے شرائط کا تصفیہ کرلیں۔ اخبار "الفضل" کے جن پرچوں میں ان ہماری مجوزہ شرائط کا ذکر ہے۔ وہ آپ کی مزید واقفیت کیلئے آپ کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ انہیں ملاحظہ فرما کر اپنی رائے سے ہمارے مقرر کردہ نمائندگان کو مطلع فرمائیں۔ شرائط وتاریخ ومقامِ مباہلہ وغیرہ کا تعین ہمیشہ فریقین کی رضامندی سے ہوتا ہے۔ پس آپ اگر ہماری پیش کردہ شرائط کو کلی مانتے ہیں۔ تو بھی اور اگر کسی میں ترمیم کے خواہشمند ہیں۔ تو پھر بھی جماعت احمدیہ کے مقرر کردہ نمائندگان سے گفت وشنید کر کے فیصلہ کا صحیح طریق اختیار فرمائیں۔ محض اپنی طرف سے ایک تاریخ مقرر کر کے تار دیدینا کوئی نتیجہ نہیں پیدا کر سکتا" ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

فغانِ اہلِ درد

از جناب حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل قادیان

بارک اللہ الکریم از عزّ و شانِ اہلِ درد
بے نشاں شد جلوہ آرا از نشانِ اہلِ درد

ہست عزت زیبِ صحن و ہست رفعت وقفِ سقف
لامکاں بارد سعادت بر مکانِ اہلِ درد

منت ایزد را کہ بعد از یثرب و بطحا نمود
قادیاں را ایں زماں دارالامانِ اہلِ درد

شد مسیحا با دمِ جاں بخش نازل بر زمین
از پئے درمانِ جانِ ناتوانِ اہلِ درد

شکر للہ گشت از فضلِ خدا ملجائے ما
حضرتِ محمودؑ آں روحِ روانِ اہلِ درد

دردِ دیں وارندگاں را قرب بعد مشرقین
زندگی پایند زیں جانِ جہانِ اہلِ درد

از پئے معراجِ جانِ عاشقانِ مصطفیٰ
نصب شد بر قصرِ رفعت نردبانِ اہلِ درد

بیگماں از طائرانِ قدس ہم بالاتر است
زیرِ بامِ عرشِ اعظم آشیانِ اہلِ درد

مرحمت بنگر کہ خلاقِ دو عالم داشت است
توسنِ دورِ زماں در زیرِ رانِ اہلِ درد

درد پیدا کن کہ ایمن باشی از عین الکمال
ہست عین اللہ ہر دم دیدبانِ اہلِ درد

دردِ ما دارد اثر دیدی کہ لندن یافت درد
ورنہ بیدرداں کجا و خاندانِ اہلِ درد

خود فراموشی ترا تعلیم خاموشی دہد
بشنوی بیدرد گر روزے بیانِ اہلِ درد

گر نشینی پیشِ ما ایمانِ خود سازی قوی
تیز گردد خنجرِ عشق از فسانِ اہلِ درد

ناتوانے کے تواند جام و سنداں باختن
کشتئ نفس است کارِ پہلوانِ اہلِ درد

مردمے باید شہادت نامۂ ما بشنود
خوں شود قلب و جگر از داستانِ اہلِ درد

ضعفِ حالِ ما مبیں داریم نسبت بس قوی
ما مریداں پیر و پیرِ ما جوانِ اہلِ درد

سرکشی از سر بنہ گر سر بلندی بایدت
برتر است از ہر دو عالم آستانِ اہلِ درد

گر تو در جائے ندیدستی بیا بنمایمت
دوستاں یا دشمناں یکجا بخوانِ اہلِ درد

ہست خواں سالارِ عرفاں میزبانِ اہلِ درد
قوتِ جاں یابد ز قرآں میہمانِ اہلِ درد

جامِ آبِ زندگی خور تشنہ مانی تا بکے
موج زن ہر سو است بحرِ بیکرانِ اہلِ درد

پنبۂ غفلت برآر اے مدعی از گوشِ ہوش
حرفِ حق بشنو تو گویم از زبانِ اہلِ درد

در عداوت خویش را رسوا مکن اے کینہ توز
نیستی آگہ چو از رازِ نہانِ اہلِ درد

کینہ توزاں گرچہ ہر سو فتنہ برپا کردہ اند
فتنہ را از پا نشانند آسمانِ اہلِ درد

قلبِ اعدا گرچہ باشد سدِّ روئیں بشکند
تیرِ آہے بر جہد چوں از کمانِ اہلِ درد

خویشتن را در میانِ لجۂ آفات زد
آنکہ او برخاست از بہر زیانِ اہلِ درد

دردمنداں را بچشمِ کم مبیں اے بے ادب
عرشِ رحماں نیز لرزد از فغانِ اہلِ درد

نزدِ بے درداں چہ جوئی نیست جز درشی
دردِ ملت دردِ دیں جنسِ دکانِ اہلِ درد

لفظ درد آمیز اول از کسے دریوزہ کن
گر ہوس داری کہ گردی ترجمانِ اہلِ درد

خادمِ دیں باش بسمل طالبِ دنیا مباش
چوں مجاور گشتۂ بر آستانِ اہلِ درد

نامور مختار آں شیوا بیانِ اہلِ درد
بلبلِ دستاں سرائے گلستانِ اہلِ درد

طبعِ مضموں آفرینِ او ز معنی پروری
یک طلسم انگیخت بہرِ امتحانِ اہلِ درد

حرف حرفش نوکِ نشتر بر رگِ جاں میزند
کرد تاراج از سخن تاب و توانِ اہلِ درد

عشق او را در سخن آورد ما بگریستیم
بیگماں سوزِ دل و جاں بر فغانِ اہلِ درد

داد سر آہے و مجلس راز سر تا پا بسوخت
کرد کارے کاں نبود اندر گمانِ اہلِ درد

کرد روشن مجمعِ عشاق از سوز و گداز
شمع آسا آں چراغِ دودمانِ اہلِ درد

ساخت برپا آتش از افسون و نیرنگِ خیال
سوخت زاں سوزندہ آتش خانمانِ اہلِ درد

منت خاشاکے نمودم نذرِ آتش با ادب
تا برارم شعلۂ از خود بسانِ اہلِ درد

فارسی گو گر نداند حرفِ ہندی عیب نیست
ہر کہ دارد درد ۔ خود فہمد زبانِ اہلِ درد

دود برمی خیزد از جائیکہ آتش در گرفت
نالۂ جاں سوز می باشد نشانِ اہلِ درد

گرد بادے گشت و بر خود اندکے پیچید و رفت
گرچہ بسمل بود گردِ کاروانِ اہلِ درد

پنجاب میں پولیس کا نظم و نسق

صوبہ سے انقلابی تحریکات کا قلع قمع

(از محکمۂ اطلاعات پنجاب)

۱۹۳۳ء اور ۱۹۳۴ء میں بحیثیت مجموعی اس درجہ تک امن رہا ہے۔ کہ صوبہ کی تاریخ حاضرہ میں اس کی نظیر مشکل سے ملے گی۔ موسم گرما کے شروع میں ریاست کپورتھلہ میں فرقہ دارانہ جوش کے باعث پنجاب کے گردو نواح کے اضلاع میں اضطراب پھیل گیا۔ اور سال کے اختتام پر احرار نے جو تحریک احمدیوں کے خلاف جاری کر رکھی تھی۔ اس کے متعلق گورداسپور میں بطور حفظ ما تقدم تدابیر اختیار کرنا پڑیں لیکن ان واقعات سے اس عام حالتِ سکون میں کوئی خاص خلل واقعہ نہیں ہوا۔ جو سال رواں کے معتد بہ حصہ تک برابر جاری رہی۔ سیاسی بے چینی کے باعث غیر معمولی مصروفیت سے فارغ ہونے پر پنجاب کی پولیس گذشتہ دو سال میں اپنی توجہ کو معمولی جرائم کے انسداد و سراغ پر مبذول کرنے کے قابل رہی۔ جس سے وہ خوشگوار نتائج مترتب ہوئے۔ جو ان اعداد و شمار سے ظاہر ہوتے ہیں۔ جو موجودہ رپورٹ کے ساتھ منسلک ہیں ؟

مندرجہ بالا رائے کا اظہار محکمہ پولیس پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۳۴ء پر سرکاری تبصرہ میں کیا گیا ہے۔ سال زیر تبصرہ کے اعداد و شمار سال ماسبق کے اعداد و شمار کی مانند موجبِ اطمینان نہیں ۱۹۳۳ء میں جرائم کے متعلقہ اعداد و شمار میں جو نمایاں تخفیف رونما ہوئی۔ اس کی زیادہ تر یہ وجہ تھی۔ کہ موسمی حالات کی سازگاری سے زراعتی حالات موافق رہے۔ ۱۹۳۴ء میں بارش افراط سے نہیں ہوئی اور زمیندار زراعتی کاموں میں اس حد تک مصروف نہیں رہے جس حد تک کہ وہ سال ماسبق کے گرما کے مہینوں میں رہے تھے۔ اس وجہ سے ۱۹۳۴ء میں جرائم میں پہلی سی تخفیف نہ تھی۔

جرائم کا پیمانہ

۱۹۳۴ء میں سال ماسبق کے بالمقابل جرائم کا پیمانہ قدرے زیادہ رہا لیکن سنین ماسبق کے مقابلہ میں صورت حال قطعی طور پر بہتر رہی۔ سنگین نوعیت کے جرائم میں نمایاں کمی تھی اور یہی وہ شعبہ ہے۔ جہاں قانون و انتظام کی طاقتوں کی کامیابی کا نہایت یقینی اور صحیح اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ڈاکہ، سرقہ بالجبر اور چوری کی مدات میں نمایاں اصلاح ہوئی۔ جہاں تک ڈاکہ کا تعلق ہے۔ سال مذکور کے اعداد و شمار اس درجہ کم رہے کہ ۱۹۲۰ء کے بعد ۱۹۲۹ء اور ۱۹۱۶ء سے قطع نظر اس سے پہلے اتنے کم کبھی نہ ہوئے تھے اس طرح سال زیر تبصرہ میں سرقہ کی وارداتیں ۱۹۲۹ء اور ۱۹۳۳ء کو چھوڑ کر گذشتہ ۱۰ سال میں سب سے کم رہیں۔ نیز سرقہ بالجبر کی وارداتوں میں ۱۹۳۳ء کے مقابلہ میں بھی نمایاں کمی رہی۔ حالانکہ ۱۹۳۳ء میں جرائم غیر معمولی طور پر کم ہو گئے تھے بلوا اور فساد کی وارداتوں میں بھی قابل اطمینان اصلاح رہی۔ اور ان کی تعداد ۱۹۳۱ء سے بتدریج کم ہو رہی ہے یہ امر افسوسناک ہے۔ کہ گذشتہ دو سال میں ماسوا پولیس افسران کے دیگر سرکاری ملازموں پر حملوں کی تعداد بڑھ گئی۔ یہ حملے اکثر و بیشتر ان قارقوں پر ہوئے۔ جو دیوانی عدالتوں کی ڈگریوں کے اجرا پر متعین ہیں۔ اور اس کی وجہ اقتصادی حالات ہیں۔ اس کے مقابلہ میں افسرانِ پولیس پر حملوں کی تعداد میں معتدبہ کمی واقع ہوئی۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تحریک سول نافرمانی کے باعث قانون شکنی کی جو عام سپرٹ پھیل گئی تھی۔ وہ بتدریج کم ہو رہی ہے۔ جرائم کی عام حالت کے اعتبار سے جو اطمینان محسوس ہو سکتا ہے۔ اس کی کسر قتل کی وارداتوں کی تعداد سے نکل جاتی ہے۔ ۱۹۳۴ء میں قتل کی وارداتوں کی تعداد ۸۷۵ تک پہنچ گئی۔ جو گذشتہ دس سال کے اعداد کے لحاظ سے بقدر ۲۵ فیصدی زیادہ ہے۔ صاحب انسپکٹر جنرل پولیس نے بجا طور پر اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ اب صوبہ ہذا کا سب سے بڑا مسئلہ جرائم قتل ہے۔ اور بدقسمتی سے یہ کہنا ابھی قبل از وقت ہے۔ کہ اس مسئلہ کا حل معلوم ہو چکا ہے۔ اور در اصل یوں بھی یہ امر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسے وقت میں جب دیگر تشدد آمیز جرائم میں کمی ہو رہی ہے قتل کی وارداتیں کیوں بڑھ رہی ہیں۔ جہاں تک سزاؤں کا تعلق ہے۔ قاتلوں کو اسی پیمانہ پر سزائیں دلوائی گئی ہیں۔ جس پر سنگین جرائم کے مجرموں کو۔ لہٰذا یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ قاتل ارتکاب جرم کے بعد اپنے افعال کے نتائج سے نسبتاً محفوظ رہتے ہیں۔ ۱۹۳۳ء کی رپورٹ کے تبصرہ میں یہ امید ظاہر کی گئی تھی۔ کہ حکومت نے دیہاتی اصلاح کے لائحہ عمل سے لوگوں کی زندگی کے لئے نئی دلچسپی کا سامان بہم پہنچا دیا ہے۔ اور ان کو تہذیب کے ایک ایسے پیمانہ سے آشنا کر دیا ہے۔ جہاں پہنچ کر وحشیانہ بربریت کی وہ سپرٹ بتدریج کم ہو جائے گی۔ جو پنجاب میں اکثر قتل کی وارداتوں کا امتیازی خاصہ ہے۔ اس قسم کے اصلاحی تاثرات کے عمدہ نتائج پر اعتماد کرنے کے علاوہ یہ عزم بالجزم بھی ضروری ہے۔ کہ اس اثنا میں تفتیش و استغاثہ کی پیروی میں قابلیت کے معیار کو بلند کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

مجرموں کی تلاش و گرفتاری

ضلع فیروزپور میں جو تشدد آمیز جرائم کے اعتبار سے صوبہ بھر میں بدنام ہے۔ متشدد جرائم کے ارتکاب کرنے والوں کی تلاش و گرفتاری کے لئے ایک منظم مہم شروع کی گئی۔ اور اس کارِ خاص پر خاص زائد پولیس کو متعین کیا گیا۔ سال زیر تبصرہ میں محکمۂ خاص نے ڈسٹرکٹ پولیس اور بعض حالتوں میں گاؤں والوں کے اشتراک عمل سے کم از کم ۱۵۹ قانون شکنوں کو گرفتار کیا۔ ان کے علاوہ پولیس سے متصادم ہونے پر ۱۲ دوسرے مجرم ہلاک ہوئے۔ ان تدابیر سے تشدد آمیز جرائم کا انسداد تو ہوا لیکن پائدار نتائج حاصل کرنے کے لئے کوششوں کو مسلسل جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ فیروزپور کے مقابلہ میں ضلع امرتسر اور سب ڈویژن قصور میں جو کوئی پندرہ سال پہلے جرائم کے اعتبار سے بدنام تھے۔ اب ڈاکہ اور منظم جماعتی جرائم میں حیرت انگیز کمی واقعہ ہو گئی ہے۔ رپورٹ مذکور میں اس صورت حال کو ذرائع آمد و رفت میں اصلاح اور مجرموں کو پناہ دینے کے خلاف رائے عامہ کی تقویت سے منسوب کیا گیا ہے۔

کم سنگین نوعیت کے جرائم

رپورٹ میں کم سنگین نوعیت کے جرائم کا ذکر کیا گیا ہے۔ سال زیر تبصرہ میں چوری کی وارداتوں میں ۱۲۷ کا اضافہ ہوا جس کی وجہ در اصل یہ ہے۔ کہ بائیسکلوں کی چوری کی وارداتیں بڑھ گئی ہیں۔ اور ایسی چوریاں لاہور اور دیگر بڑے شہروں میں پولیس کے لئے کافی تشویش کا باعث بن رہی ہیں۔

قلب سازی کا جرم بھی باعثِ تشویش ثابت ہو رہا ہے۔ سال زیر تبصرہ میں اس کے انسداد کے لئے خاص عملہ محکمۂ تفتیش جرائم میں منضبط کیا گیا تھا۔ تاکہ سکہ سازوں کے طریق کار کا مطالعہ کیا جائے۔ جب تک یہ عملہ موجود رہا۔ اس کی سرگرمیوں سے جعلی سکوں کی ساخت رک گئی۔

امید ہے کہ جو واقفیت فراہم کی گئی ہے۔ اس کی مدد سے عام پولیس اس قسم کے مجرموں کو زیادہ اچھی طرح سے قابو میں رکھ سکے گی۔ معمولی جرائم خاص کر آسائش عامہ میں خلل اندازی کی وارداتوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ جس سے ضمناً یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب پولیس کو اہم مصروفیتوں سے فراغت حاصل ہو۔ تو وہ معمولی اہمیت کے معاملات کی طرف بھی اپنی توجہ مبذول کر سکتی ہے نئے تھانوں کے قیام اور عملۂ تفتیش میں توسیع کا ایک اثر یہ ہوا ہے۔ کہ معمولی جرائم کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ اس اضافہ کے حقیقی معنی یہ ہیں۔ کہ عوام کو پولیس کی حفاظت سے مستفید ہونے کے مواقع بیش از بیش حاصل ہیں۔ اور یہ رجحان ایسا نہیں۔ جس پر افسوس کیا جائے ؛

موٹر گاریوں کے حادثے

موٹر گاریوں کے حادثات نے ایک نہایت ہی پیچیدہ سوال پیش کر دیا ہے۔ یہ حادثے زیادہ تر ان موٹر گاریوں سے معرض وجود میں آتے ہیں جو کرایہ پر چلتی ہیں۔ سالِ زیر تبصرہ میں مہلک حادثوں میں ۴۳ فیصدی حادثے کرایہ پر چلنے والی گاڑیوں کے ڈرائیوروں کی بے پروائی سے ہوئے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ان کے ڈرائیور اپنے کام سے ناواقف اور لاپروا واقع ہوئے ہیں۔ موٹر گاڑیوں کے ذریعہ آمد و رفت کے مسائل پر حکومت لگاتار توجہ دے رہی ہے۔ حکومت پنجاب فنی کمال معیار قابلیت کو بلند کرنے پر زور دے رہی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے موٹر گاریوں کے طریق معائنہ میں سختی کی جاتی ہے۔ اور ڈرائیوروں کے لائسنس جاری کرنے میں زیادہ احتیاط برتی جاتی ہے۔ یہ معلوم کرنا موجب اطمینان ہے۔ کہ بعض بڑے بڑے اضلاع میں موٹر گاریوں کے عام حادثات کو اہمیت دی جاتی ہے۔

اور گذشتہ سال کے مقابلہ میں ۱۹۳۴ء میں ڈرائیوروں کے لائسنسوں کو بیش از بیش تعداد میں منسوخ کیا گیا ؛

عام نظم و نسق

سال مذکور میں صوبہ کے امن و امان کے مختلف اسباب تھے۔ لیکن اس کو دہشت انگیز سرگرمیوں سے پاک کر دینے کی کامیابی زیادہ تر محکمہ تفتیش و انسداد جرائم کی مساعی کا نتیجہ ہے۔ یہ فرض کر لینا غلطی ہوگا۔ کہ دہشت انگیزی کے خطرہ کا قطعاً ازالہ ہو چکا ہے۔ یا حفاظتی تدابیر کو کم کیا جا سکتا ہے۔ ایک طویل مدت تک محکمہ مذکور کے فرائض منصبی کا ایک اہم حصہ یہ بھی ہوگا۔ کہ پنجاب میں دہشت انگیزی اور انقلاب انگیز اشتراکیت کے خلاف نگرانی کو جاری رکھا جائے۔ سال مذکور میں پولیس ٹریننگ سکول پھلور اور فنگر پرنٹ بیورو میں بھی گراں قدر کام ہوا۔ جمعیت پولیس میں کوئی اہم تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ اور اس کا معیار قابلیت و ضبط و انتظام بلند رہا۔ صاحب انسپکٹر جنرل بہادر اور ان کے ماتحت افسروں کا عزم بالجزم رہا ہے۔ کہ پنجاب پولیس میں ضبط و انتظام کا معیار بلند ہے۔ اور اس کا ثبوت رپورٹ میں مندرجہ ذیل کوائف سے ملتا ہے۔ جہاں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ سال زیر تبصرہ میں ۷۵۱ افسروں اور سپاہیوں کو موقوف کیا گیا۔ ان کے علاوہ ۶۲۰ ملازمین کو محکمانہ سزائیں دی گئیں۔ بعض اوقات پولیس کے متعلق اب بھی یہ کہا جاتا ہے۔ کہ جملہ سرکاری محکمہ جات میں پولیس کا محکمہ ایسا ہے۔ جو رشوت ستانی کے اعتبار سے سب سے زیادہ ممتاز ہے۔ لیکن یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا۔ کہ جملہ محکموں میں پولیس ایک ایسا محکمہ ہے جہاں ہر بے ضابطگی کی فوراً تحقیقات کی جاتی ہے۔ اور جہاں قصور ثابت ہونے پر نہایت سخت کارروائی کی جاتی ہے ؛

سپاسِ تعزیت

جن دوستوں نے میرے والد مرحوم کی وفات پر تعزیت کے خطوط ارسال فرمائے ہیں۔ خاکسار فرداً فرداً ان کا جواب تحریر نہیں کر سکا۔ اس لئے بذریعہ اخبار تمام دوستوں کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں ؛

خاکسار۔ ڈاکٹر احمد خان از شیخوپورہ ضلع گجرات

آہ! خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب مرحوم

خدا جانے یہ دنیا جلوہ گاہ ناز ہے کس کی ؛ ہزاروں اٹھ گئے پھر بھی وہی رونق ہے مجلس کی

خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ سشن جج ریو۔پی کے انتقال کی خبر جو کسی دوسری جگہ درج ہے۔ جب میں نے سنی۔ میرے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ دل مانتا نہ تھا۔ مگر آخر چاروناچار یقین کرنا پڑا۔ مرحوم ضلع اعظم گڑھ تحصیل گھوسی کے رہنے والے اور ہماری برادری کے ایک قابلِ فخر بزرگ تھے۔ غالباً جناب تجمل حسین صاحب تحصیلدار کے ذریعہ آپ نے احمدیت کو قبول کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانۂ خلافت کے اوائل میں بیعت کی۔ شیخ صاحب مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ مرحوم نے اعظم گڑھ کے ضلع میں اور باہر بھی جہاں کہیں ملازمت کے سلسلہ میں گئے۔ احمدیت کا کافی لٹریچر پھیلایا۔ اور ذاتی اثر و نفوذ سے بھی حتی الامکان تبلیغ کی۔ اعظم گڑھ کے شہر میں لکھے پڑھے نوجوانوں میں خصوصیت سے پیغام احمدیت پہونچایا کرتے تھے۔ برادری کی تعلیمی حالت سے بھی خاص دلچسپی رکھتے تھے۔ چنانچہ قومی سکول (شبلی جارج ہائی سکول اعظم گڑھ) کے دیندار طلبا کو وظائف بھی دیا کرتے تھے کٹر مخالفین احمدیت بھی شیخ صاحب کے اعلےٰ اخلاق کے مداح تھے۔ نماز روزہ تلاوت کلام مجید و دیگر احکام دینیہ کے نہایت سختی سے پابند تھے۔ صورت سے متانت اور سنجیدگی کے علاوہ بزرگی نمایاں تھی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے نہایت درجہ عقیدت رکھتے تھے۔ جب مجھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ اور خان بہادر محمد حسین صاحب کو اس کی اطلاع ملی۔ تو انہوں نے غیر معمولی خوشی کا اظہار کیا۔

شیخ صاحب مرحوم کی ذات سے اعظم گڑھ میں بالخصوص اور یوپی کے مشرقی اضلاع میں بالعموم تبلیغ احمدیت کے متعلق بہت سی امیدیں وابستہ تھیں۔ یہ خیال کر کے افسوس آتا ہے۔ کہ اعظم گڑھ کی سنگلاخ زمین آپ کے وجود سے محروم ہو گئی۔

مرحوم کے تمام پسماندگان خصوصاً اخویم مکرم ڈاکٹر محمد نسیم صاحب بیرسٹر سے مجھے دلی ہمدردی ہے۔ بلکہ اس غم میں میں برابر کا شریک ہوں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور ہمارے قابلِ فخر مرحوم بزرگ کی پاک روح کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے ؛ آمین۔ خاکسار منیر احمد انصاری آف اعظم گڑھ حال وارد قادیان

ولادت

ہمیں یہ معلوم کر کے کہ مکرم معظم خان بہادر چودہری نعمت اللہ خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ مدار (ضلع جالندھر) کے ہاں اللہ تعالےٰ نے اولاد نرینہ عطا فرمائی ہے نہایت خوشی اور مسرت ہوئی۔ ہم چودہری صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے بچے کے لئے درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا کرتے ہیں ؛

ایم۔اے (کامرس) میں کامیابی

مولوی احمد صاحب بھاگل پوری نے اس سال کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان ایم۔اے کامرس میں نہایت اعلےٰ کامیابی حاصل کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ پہلے احمدی نوجوان ہیں۔ جنہوں نے ایم۔اے کامرس میں کامیابی حاصل کی۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے ؛

خاکسار۔ سید کریم بخش کلکتہ

مختلف سرکاری اور غیر سرکاری محکمہ جات میں

ملازمتوں کے لئے نادر موقع!

جی۔ آئی۔ پی ریلوے کا محکمۂ انجنیرنگ

۱۔ چیف انجنیر جی۔ آئی۔ پی ریلویز بمبئی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ عرصہ تین سال کے واسطے پرمینٹ وے انسپکٹرز اپرنٹس کی ٹریننگ کیلئے آٹھ ایسے امیدواران کی ضرورت ہے۔ جن کو پہلے سال -/۶۰ روپیہ ماہوار دوسرے سال -/۷۰ روپیہ ماہوار اور تیسرے سال -/۸۰ روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔

ضروری ہوگا۔ کہ امیدواران نے میٹریکولیشن یا جونیئر کیمبرج یا اس کے برابر یا اس سے اعلےٰ کوئی امتحان پاس کیا ہوا ہو۔ حساب کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور اگر سائنس کے مضمون میں بھی قابلیت حاصل کی ہوئی ہو۔ تو یہ ایک زائد بات امیدوار کے حق میں سمجھی جائے گی ضروری ہوگا۔ کہ یکم جنوری ۱۹۳۶ء کو امیدوار کی عمر ۱۷ سال سے کم اور ۲۱ سال سے زیادہ نہ ہو۔ درخواستیں معہ سرٹیفیکیٹس متعلق تعلیم۔ عمر اور کیریکٹر مجوزہ فارم پر آنی چاہئیے۔ فارم مجوزہ میرے دفتر سے بواسطہ ڈاک ایک روپیہ منی آرڈر کے ذریعہ بھجوانے سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ ضروری ہوگا۔ کہ درخواست کنندہ اپنا نام اور پورا پتہ منی آرڈر کوپن پر موٹے حروف میں درج کرے۔ درخواستیں بعد تکمیل اندراجات میرے پاس ۱۴ نومبر ۱۹۳۵ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ منتخبہ امیدواران کو مقابلہ کے امتحان کے لئے حاضر ہونا ہوگا۔ وقت اور تاریخ امتحان سے انکو اطلاع دیدی جائیگی۔ امیدواران کو خود میرے دفتر میں درخواست کیلئے فارم حاصل کرنیکی غرض سے یا کسی اور اطلاع کے حصول کی خاطر آنیکی اجازت نہ ہوگی۔

ایڈمنسٹریٹو سنٹرل پی۔ ڈبلیو۔ ڈی

۲۔ مسٹر جے کارے سمتھ ایم۔ بی۔ ای ایڈمنسٹریٹو سنٹرل پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شملہ یا دہلی گورنمنٹ عمارات کی نگرانی کی غرض سے کیر ٹیکر (Care Taker) کے عہدہ کے لئے ایسے امیدواران کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو کہ محکمہ جات سول یا ملٹری سے ریٹائر ہوچکے ہوں۔ اگر امیدوار کو شملہ میں مقرر کیا گیا۔ تو وہاں اس کی تنخواہ مبلغ -/۱۵۰ روپیہ ماہوار علاوہ ونٹر الاؤنس (Winter Allowance) کے ہوگی۔ مزید کنیشن نہیں دیا جائیگا۔ اور اگر امیدوار کا تقرر دہلی میں عمل میں لایا گیا۔ تو اس کو مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ کے علاوہ جائے رہائش بغیر کسی سامان وغیرہ کے دی جائیگی عہدہ مستقل اور پنشن ایبل (Pensionable) ہے۔ اس کے لئے انگریزی زبان کی خاصی واقفیت ضروری ہے۔ نیز ضروری ہوگا۔ کہ امیدوار کی عمر پینتالیس سال سے اوپر نہ ہو۔ انتخاب میں آنے والے امیدوار کو چھ ماہ تک امتحاناً اس عہدہ پر مقرر کیا جائے گا۔ اور کام پر حاضر ہونے کے لئے اس کو کوئی سفر خرچ نہیں دیا جائیگا۔ اور اس کی رخصت ان قواعد کے ماتحت ہوگی۔ جن پر نظر ثانی کی جاچکی ہے۔

بالواسطہ یا بلاواسطہ اس عہدہ کے حصول کے لئے سفارش کرانے والے امیدواران کی درخواستوں کو مسترد کردیا جائیگا۔

آرڈیننس اور کلوودنگ فیکٹریز میں اپرنٹس کیلئے ٹریننگ

۳۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے آرڈیننس اور کلوودنگ فیکٹریز کے نان گزیٹڈ رینکس کے پُر کرنے کے مدنظر امیدواران کی ٹریننگ کے واسطے ایک سکیم منظور فرمائی ہے۔ اس سکیم کی غرض یہ ہے۔ کہ آئندہ ہندوستانی عنصر کو فیکٹریز کی ملازمتوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ دیا جائے اور اچھے تعلیم یافتہ اور چیدہ لڑکوں کو ابتدائی ٹریننگ ایسی لائنز پر دی جائے۔ کہ وہ آئندہ بطور سپروائزر۔ چارج مین۔ اسسٹنٹ فورمین۔ اور فورمین کلوودنگ اور آرڈیننس فیکٹریز میں کام کرسکیں۔

ایسے عہدوں پر تقرر کے لئے امیدواران کا انتخاب پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر کیا جائیگا۔

میٹل اور سٹیل فیکٹری میں بطور اپرنٹس کام کرنے کے لئے امیدوار کی عمر مورخہ یکم اگست کو جس کے مطابق انتخاب عمل میں لایا جائیگا۔ کم سے کم اٹھارہ سال ہو لیکن ۲۲ سال تک نہ پہونچتی ہو۔ امیدوار کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ یا تو بنارس ہندو یونیورسٹی کالیا لرجی کا ڈپلومہ رکھتا ہو۔ یا انڈین سکول آف مائنز دھنباد کا۔ یا کسی ایسی یونیورسٹی کی سائنس کا ڈگری یافتہ ہو۔ جو کہ گورنر جنرل ان کونسل کی منظور شدہ ہو۔

دوسری فیکٹریز میں ٹریننگ حاصل کرنے والے امیدواران کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ان کی عمر ۱۹ سال سے کم ہو۔ اور انہوں نے انٹرمیڈیٹ ایگزیمنیشن ان سائنس یا انجینرنگ کی ایسی یونیورسٹی یا بورڈ سے پاس کیا ہوا ہو۔ جو کہ گورنر جنرل ان کونسل کے منظور شدہ ہیں۔ یا امیدوار نے کیمبرج سکول کا اے سرٹیفیکیٹ یا اس سے اعلےٰ ڈپلومہ میو کالج اجمیر کا حاصل کیا ہوا ہو۔ امیدوار کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ شادی شدہ نہ ہو۔ اور آئندہ ٹریننگ کے دوران میں شادی نہ کرنے کا عہد کرے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

روزنامہ "احسان" کی صریح کذب بیانی

روزنامہ احسان کے "مدیر سردبیر" نے کسی ذریعہ سے یہ معلوم کرکے کہ تھانہ گوبند پور ضلع میرپور میں ایک احمدی سب انسپکٹر ہیں۔ جو بوجہ دیانتداری وحسن انتظام بہت مشہور ہیں۔ انہیں بدنام کرنے کے لئے کسی نامعلوم نامہ نگار کی طرف سے اپنے اخبار مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۷ کالم ۳ میں بعنوان "قادیانی سب انسپکٹر پولیس تھانہ گوبندپور کی چیرہ دستیاں اور مرزائیت کا خطرناک پراپیگنڈا" نہایت لغو اور بے بنیاد افترا پردازی سے کام لیا ہے۔ جس کی وجہ سے علاقہ تھانہ گوبندپور کی ہندو مسلم پبلک میں ایک قسم کا اضطراب پیدا ہوگیا ہے۔ اور وہ اس مضمون کے لکھنے والے پر نفرین بھیج رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ گمیال دیتال عرصہ ۱۳ سال سے قائم ہے۔ اور سب انسپکٹر صاحب کی ذات پر کبھی کسی فرقہ والے کو شکوہ نہیں ہوا۔ (خاکسار عبدالعزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گمیال دتیال)

احرار کا جماعتی مفاد کیلئے جھوٹ بولنا

احرار کی غداریوں کا پردہ چاک ہونے پر مسلمان اب اس امر کو خوب سمجھ چکے ہیں۔ کہ یہ لوگ ملت اسلامیہ کے مفاد کے کھلے دشمن اور دشمنان اسلام کے آلہ کار ہیں۔ انہیں اس امر سے کوئی غرض نہیں۔ کہ مذہب اور شریعت کیا چیز ہے۔ بلکہ یہ لوگ اس امر کو دیکھنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ انہیں جلب زر کی کس طرف سے زیادہ امید ہے۔ اس کھلی دین فروشی کی بناء پر مسلمان چونکہ ہر جگہ احرار کو لعن طعن کا نشانہ بنا رہے ہیں اور انہیں بُرا بھلا کہہ رہے ہیں۔ اس لئے اب احرار نے یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ وہ اپنے اخبار "مجاہد" کو جھوٹی اور مفتریانہ خبروں سے آراستہ و پیراستہ کرتے ہیں۔ تا لوگوں پر یہ اثر ڈالا جاسکے۔ کہ ابھی احرار کو منہ لگانے والے لوگ صفحہ ارض پر باقی ہیں۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ اب احرار اس قدر رسوا ہوچکے اور کھلے بندوں ناکامی و نامرادی سے دوچار ہوچکے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا کوئی طبقہ بھی انہیں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ احرار اپنے اخبارات میں جو کچھ لکھتے ہیں۔ وہ محض جھوٹ ہوتا ہے۔ چنانچہ "احسان" نے اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض حلقوں میں جماعتی مفاد کے لئے جھوٹ بولنا جائز سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ہم ان کی خدمت میں گزارش کرینگے۔ کہ جھوٹ کی بناء پر پراپیگنڈا کرنے کا طریق مغربی بداخلاقی کی خصوصیت ہے جس سے مسلمانوں کو حتی الامکان احتراز کرنا چاہئیے" (۲۷ ستمبر) احرار سے تو اس قسم کی توقع لاحاصل ہے لیکن دوسرے مسلمان اخبارات میں سے بعض اگر اس قسم کا طریق اختیار کئے ہوئے ہوں تو اسکا چھوڑنا ہی ان کے

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

کیمل پور

۲۹ ستمبر۔ تمام دن تبلیغ میں صرف کیا گیا۔ احباب جماعت نے اپنے اپنے حلقہ اثر میں لوگوں کو تبلیغ کی۔ خاکسار نے شہر اور مواضعات سردالہ و مارّی میں تبلیغ کی اور مختلف تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یوم التبلیغ نہایت کامیابی سے گزرا۔

خاکسار:۔ جان محمد امیر جماعت احمدیہ کیمل پور شہر

سرگودھا

۲۹ ستمبر۔ علی الصبح احباب جماعت مختلف تبلیغی ٹریکٹ لے کر اطراف وجوانب میں تبلیغ کے لئے نکل گئے۔ اور سینکڑوں کی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ریلوے سٹیشن پر مختلف گاڑیوں کے مسافروں میں بھی تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اکتیس غیر احمدی دوستوں کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ احمدی مستورات نے وفد کی صورت میں گھروں میں جا کر غیر احمدی مستورات کو تبلیغ کی۔

خاکسار:۔ محمد سعید سکرٹری تبلیغ

شاہ امرگڑھ (ضلع گورداسپور)

یوم التبلیغ نہایت سرگرمی سے منایا گیا تمام دن احباب تبلیغ میں مصروف رہے۔ مواضعات بھنڈادان اور اوجلے میں لوگوں پر تبلیغ کا بہت اچھا اثر ہوا۔

خاکسار:۔ فضل الدین سکرٹری تبلیغ

بھینی ضلع شیخوپورہ

۲۹ ستمبر۔ افراد جماعت نے وفود کی صورت میں مختلف مقامات پر تبلیغ کی۔ خاکسار نے موضع مڈ میں لیکچر دیا۔ قرآن کی فضیلت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقانیت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت۔ وفات حضرت مسیح علیہ السلام اور امکان نبوت پر روشنی ڈالی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

خاکسار:۔ شیخ محمد انور۔

لائل پور

یوم التبلیغ نہایت شاندار طور پر منایا گیا۔ ایک ہزار کے قریب تبلیغی ٹریکٹ اور اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ شب کو مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے ایک مؤثر اور جامع تقریر فرمائی۔ جس کا عنوان "حقیقت نبوت از روئے قرآن" تھا۔ بعض احباب نے غیر احمدی دوستوں کو گھروں پر مدعو کر کے تبلیغ کی۔ خاکسار:۔ محمد یوسف سکرٹری انصار اللہ۔ لائل پور۔

پھمبیاں

۲۹ ستمبر۔ احباب جماعت کے چار مختلف گروپ بنائے گئے اور انہیں مختلف دیہات میں روانہ کیا گیا۔ جہاں وہ صبح سے لے کر شام تک لوگوں کو پیغام حق سناتے رہے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ مختلف تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ خاکسار:۔ غلام محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ پھمبیاں۔ ضلع شاہ پور۔

شاہ مسکین

انجمن انصار اللہ شاہ مسکین نے پچاس کے قریب تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور ایک صد غیر احمدی احباب کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ ارد گرد کے دیہات میں دورہ کر کے پیغام حق پہنچایا گیا۔

خاکسار:۔ ولایت شاہ سکرٹری تبلیغ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ۔

سرائے نورنگ

۲۹ ستمبر۔ جماعت احمدیہ سرائے نورنگ نے پورے جوش کے ساتھ یوم التبلیغ منایا مختلف تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ الحمدللہ لوگوں نے تبلیغ کو نہایت غور سے سنا۔ بعض معزز غیر احمدی اصحاب نے صاف اقرار کیا کہ جماعت احمدیہ نہایت تن دہی سے اسلام کی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔

خاکسار:۔ سید محمد طیب سرائے نورنگ

سکھر

یوم التبلیغ پر احباب جماعت کے سات گروپ بنائے گئے۔ جن میں سے ہر ایک نے شام تک اپنے مخصوص حلقے میں تبلیغ کی۔ معززین نے بخندہ پیشانی ہماری باتوں کو سنا۔ مقامی احرار کے کارکنوں کو بھی تبلیغ کی گئی۔ بعد ازاں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں بہت سے غیر احمدی دوستوں نے شرکت کی۔ جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب و خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں کیں۔

خاکسار:۔ الہ داد سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سکھر

علی گڑھ

۲۹ ستمبر۔ بوجہ رخصت نہ ہونے کے نصف دن تبلیغ میں صرف کیا گیا۔ دو دو اصحاب پر مشتمل چار گروپ بنائے گئے۔ اور شہر کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ہر ایک گروپ شام تک غیر احمدیوں میں تبلیغ کرتا رہا۔ بے شمار تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور لوگوں کو پڑھ کر بھی سنائے گئے۔

خاکسار:۔ محمد ابراہیم سکرٹری جماعت احمدیہ علی گڑھ۔

سیدوالہ

۲۹ ستمبر۔ احباب جماعت کے مختلف گروپ بنائے گئے۔ جنہوں نے ملحقہ دیہات ٹبی۔ شیخ بلاول۔ ٹھٹھہ روپ چند۔ مڈو چک نمبر ۱/۲۲۱۔ ملکہ حاجی میں دورہ کر کے تبلیغ کی۔ لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ تقریباً ۱۲۵ اشخاص کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

خاکسار:۔ محمد یوسف سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سیدوالہ۔

جہلم

۲۹ ستمبر۔ یوم التبلیغ پر تیرہ سو سے زیادہ مختلف قسم کے تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ضلع کے مختلف محکمہ جات کے افسروں کے پاس تین وفود بھیجے گئے جنہوں نے افسران محکمہ مال۔ محکمہ جوڈیشل۔ محکمہ پولیس۔ محکمہ میڈیکل وحفظان صحت افسران ڈسٹرکٹ بورڈ ومیونسپل کمیٹی۔ محکمہ تعلیم ومحکمہ ریلوے۔ پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف میں تبلیغ کی۔

شہر کے مختلف محلہ جات میں پیغام حق پہنچایا گیا۔ اکثر لوگوں نے ہماری باتوں کو غور سے سنا۔

خاکسار:۔ سید سردار شاہ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ۔ جہلم

چک ۹۹ شمالی

احمدیہ جماعت چک ۹۹ شمالی نے یوم التبلیغ نہایت جوش کے ساتھ منایا۔ چار تبلیغی وفد تیار کئے گئے۔ جنہوں نے گرد ونواح کے چھ دیہات میں تبلیغ کی۔ چار احباب نے صمیم قلب سے تحقیق حق کا وعدہ کیا

خاکسار:۔ حمید اللہ سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ چک ۹۹ شمالی۔ ضلع شاہ پور۔

مکند پور

۲۹ ستمبر۔ یوم التبلیغ نہایت سرگرمی سے منایا گیا۔ بعض احباب نے ارد گرد کے دیہات میں دورہ کر کے تبلیغ کی۔ اور مختلف تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

خاکسار:۔ نصیر الدین مکند پور۔ ضلع جالندھر

پشاور

۲۹ ستمبر۔ تبلیغ کے لئے تمام احباب جماعت کے ۲۳ وفود بنائے گئے۔ جنہیں مختلف تبلیغی ٹریکٹ دیئے گئے۔ جن میں پراونشل احمدیہ جماعت کے شائع کردہ فارسی۔ اردو اور پشتو کے ٹریکٹ بھی تھے۔ شہر پشاور کے علاوہ ارد گرد کے دیہات میں بھی تبلیغ کی گئی۔ جناب ماسٹر محمد شاہ صاحب موضع بھکال بالا میں تبلیغ کے لئے گئے۔ وہاں ان کی شدید مخالفت کی گئی مخالفین نے ان پر پتھر برسائے۔ اور گالیاں دیں دوسرے وفود نے مختلف دیہات میں نہایت سرگرمی سے تبلیغ کی۔ چھ صد کے قریب مختلف تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ مکرمی محمد یوسف صاحب و آغا سید منذر عباس نے بھی دیہات میں دورہ کر کے تبلیغ کی۔ شہر کے معززین اور سول لائن کے افسروں کو بھی تبلیغ کی گئی۔ کل چار ہزار کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ تمام احباب کا تبلیغی سفر ایک سو میل کے قریب ہے۔ خاکسار:۔ عبدالکریم سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پشاور۔

کالا گوجراں

۲۹ ستمبر۔ تمام احباب جماعت سارا دن تبلیغ میں مصروف رہے۔ مختلف موضوع کے تین صد تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ارد گرد کے دیہات میں بھی تبلیغ کی گئی۔ بہت سے غیر احمدی معززین نے تسلیم کیا۔ کہ اس وقت اسلام کی صحیح خدمات سرانجام دینے والی اگر کوئی جماعت ہے تو وہ یہی جماعت احمدیہ ہے۔ بعض انگریزی

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ بابت ماہ جولائی و اگست ۱۹۳۵ء

جولائی ۱۹۳۵ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد
۱	بیت المال	۷۷۹۵-۱-۹
۲	صدقات	۵۱۵-۲-۶
۳	مقبرہ بہشتی	۸۲۱۶-۱۰-۰
۴	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۲۵۵۴-۱۲-۰
۵	مدرسہ احمدیہ	۲۰-۰-۰
۶	گرلز سکول	۱۰۹۱-۱۴-۰
۷	امور عامہ	۶-۰-۰
۸	نور ہسپتال	۷۵-۸-۰
۹	ضیافت	۳۳-۱-۰
۱۰	دعوت و تبلیغ	۲۰۳-۱۲-۳
	میزان	۲۰۵۱۱-۱۳-۶
۱۱	الفضل	۲۹۴۲-۲-۹
۱۲	مصباح و ریویو اردو	۱۴۶-۷-۰
۱۳	ریویو انگریزی	۱۷۳-۱۱-۰
۱۴	بورڈران ہائی	۸۳۴-۱۲-۹
۱۵	بورڈران احمدیہ	۳۹۸-۱۱-۶
۱۶	پراویڈنٹ فنڈ	۶۶۳-۲-۰
۱۷	جائیداد	۷۳۴-۴-۶
۱۸	تحریک جدید	۷۶۰۰-۰-۰
	میزان	۱۳۴۹۳-۴-۶
۱۹	قرضہ	۲۰۰۰-۰-۰
	میزان کل	۳۶۰۰۵-۲-۰

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم خرچ
۱	بیت المال	۳۳۶-۱-۹
۲	صدقات	۹۹۷-۳-۳
۳	مقبرہ بہشتی	۸۴-۲-۳
۴	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۲۵۲۷-۸-۳
۵	مدرسہ احمدیہ	۱۰۳۷-۱۴-۰
۶	گرلز سکول	۴۴۴-۳-۰
۷	احمدیہ ہوسٹل	۱۸۰-۰-۰
۸	امور عامہ	۱۸۷۰-۴-۰
۹	ضیافت	۱۸۶۶-۰-۹
۱۰	دعوت و تبلیغ	۲۹۸۵-۱۲-۳
۱۱	قضاء	۷-۵-۶
۱۲	پرائیویٹ سکرٹری	۶۰۴-۱۴-۶
۱۳	نظارت اعلیٰ	۸۲۴-۰-۰
۱۴	محاسب	۹۵-۱۰-۹
۱۵	تالیف و تصنیف	۵۰-۰-۰
۱۶	جامعہ احمدیہ	۶۶۹-۴-۶
	میزان	۱۴۷۸۰-۵-۹
۱۷	الفضل	۴۲۵۷-۱۵-۰
۱۸	مصباح و ریویو اردو	۹۲-۲-۰
۱۹	ریویو انگریزی	۳۳۳-۸-۳
۲۰	بورڈران ہائی	۹۹۲-۶-۳
۲۱	” احمدیہ	۳۵۲-۷-۹
۲۲	پراویڈنٹ فنڈ	۱۶۸۰-۰-۰
۲۳	جائیداد	۳۱۲۲-۷-۶
۲۴	تحریک جدید	۸۵۱۳-۴-۶
۲۵	بک ڈپو	۱۴۳-۱۲-۹
	میزان	۱۹۲۵۸-۱-۰
۲۶	قرضہ واپسی	۶۲۰۰
	میزان کل	۴۰۲۳۸-۶-۹

ماہ اگست

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد
۱	بیت المال	۸۱۵۵-۴-۰
۲	صدقات	۴۳۷-۷-۳
۳	مقبرہ بہشتی	۸۱۹۹-۱-۶
۴	ہائی سکول	۱۱۰۵-۱۵-۰
۵	مدرسہ احمدیہ	۶۳-۰-۰
۶	گرلز سکول	۰-۱۲-۰
۷	امور عامہ	۶-۱۱-۳
۸	شفاخانہ نور	۳۴۳-۱-۶
۹	ضیافت	۳۹-۶-۰
۱۰	دعوت و تبلیغ	۱۳۹-۱۴-۹
	میزان	۱۸۴۹۰-۹-۳
۱۱	الفضل	۲۳۸۱-۸-۶
۱۲	مصباح و ریویو اردو	۵۰۹-۱۴-۰
۱۳	ریویو انگریزی	۱۱۵۲-۱۱-۰
۱۴	بورڈران ہائی	۲۴۳-۱۴-۶
۱۵	” احمدیہ	۲۱۷-۱۳-۶
۱۶	پراویڈنٹ فنڈ	۱۱۸۷-۵-۶
۱۷	بک ڈپو	۵۰-۰-۰
۱۸	جائیداد	۳۲۸-۲-۶
۱۹	تحریک جدید	۴۱۵۰-۰-۰
	میزان	۱۰۲۲۰-۵-۶
۲۰	قرضہ	۱۱۰۰۰-۰-۰
	میزان کل	۳۹۷۱۰-۱۴-۹

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم خرچ
۱	بیت المال	۳۰۵۰-۱۱-۹
۲	صدقات	۱۴۷۰-۱۱-۰
۳	مقبرہ بہشتی	۱۴۰۱-۸-۹
۴	تعلیم و تربیت	۷۷۰-۹-۰
۵	ہائی سکول	۵۸-۱۵-۳
۶	مدرسہ احمدیہ	۹۹-۵-۶
۷	گرلز سکول	۸۴-۱۲-۰
۸	احمدیہ ہوسٹل	۹۱-۰-۰
۹	امور عامہ	۳۰۴۲-۷-۹
۱۰	شفاخانہ نور	۳۴۸-۱۲-۰
۱۱	ضیافت	۹۶۸-۱۱-۰
۱۲	دعوت و تبلیغ	۵۲۶۸-۱۴-۰
۱۳	تعمیر	۵۵-۰-۰
۱۴	دارالقضاء	۸-۰-۰
۱۵	خلافت	۷۰۰-۰-۰
۱۶	پرائیویٹ سکرٹری	۱۱۲۰-۵-۹
۱۷	نظارت اعلیٰ	۹۶۷-۶-۶
۱۸	محاسب	۵۴۷-۹-۰
۱۹	تالیف و تصنیف	۳۵۴-۱۱-۹
۲۰	جامعہ احمدیہ	۱۵-۱۴-۰
۲۱	امور خارجہ	۸۴-۰-۶
۲۲	جائیداد	۹۰-۱۱-۰
	میزان	۱۸۶۰۰-۲-۶
۲۳	الفضل	۲۳۸۵-۱۰-۶
۲۴	مصباح و ریویو اردو	۳۴۱-۷-۶
۲۵	ریویو انگریزی	۵۲۰-۱۳-۳
۲۶	بورڈران ہائی	۳۱۴-۹-۹
۲۷	” احمدیہ	۲۵۵-۷-۶
۲۸	پراویڈنٹ فنڈ	۲۹۴۵-۱۵-۳
۲۹	جائیداد	۳۵۳-۴-۰
۳۰	تحریک جدید	۴۲۳۵-۱۱-۰
	میزان	۱۱۳۵۲-۱۴-۹
۳۱	قرضہ	۹۰۰۰-۰-۰
	میزان کل	۳۸۹۵۳-۱-۳

محاسب صدر انجمن احمدیہ

ضروری اعلان

عہدہ داران جماعت جو جماعتوں کا چندہ بھجواتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ موصیوں کا چندہ بھجواتے وقت۔ نمبر وصیت اور نام موصی ضرور درج فرمایا کریں۔ اور وہ موصی جو کسی جماعت میں شامل نہ ہوں جب کبھی براہ راست اپنا چندہ بھجوائیں تو اپنا نام اور نمبر وصیت تحریر فرمایا کریں۔ تا دفتر کو ان کا کھاتہ تلاش کرنے میں دقت نہ ہو اور اندراج میں غلطی واقع نہ ہوا کرے۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

لیڈرانِ احرار پر مسلمانانِ امرتسر کی پھٹکار

احرار نے مسلمانوں کو گمراہ کرنیکے لئے "امیر شریعت" کا ڈھونگ رچا رکھا ہے

امرتسر ۱۲ اکتوبر۔ کل رات اندرون دروازہ بھگتانوالہ میں بعد نماز عشاء مجلس اتحادِ ملت کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ صدارت کے فرائض پروفیسر عبدالحمید صاحب نے سرانجام دیئے۔ حاضرین کی تعداد اس قدر تھی۔ کہ جلسہ گاہ باوجود اپنی وسعت کے ناکافی ثابت ہوئی۔ تلاوت قرآن شریف اور نعت و نظم کے بعد حاجی غلام جیلانی صاحب صدر مرکزیہ مجلس اتحادِ ملت لاہور نے تقریر کی۔ جس میں کہا:۔

"سکھوں نے احرار کی شہ پر مسجد شہید گنج کو شہید کر کے ملک و قوم کے خرمنِ امن میں فتنہ و فساد کی آگ سلگائی۔ اپنی مذہبی روایات اور حقوقِ ہمسایگی کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے احرار نوازی اور مسلم آزاری کا ثبوت بہم پہنچایا۔ حالانکہ سکھوں کی طاقت اور تنظیم مسلمانوں کی فیاضی کا نتیجہ ہے۔ پربندھک کمیٹی مسلمانوں کی امداد سے معرضِ ظہور میں آئی۔ مسلمانوں نے ہر موقعہ پر انتہائی رواداری اور ہمدردی کا ثبوت دیا۔ لیکن سکھ احسان ناشناس نکلے۔ جس کا زندہ شاہد ماسٹر تارا سنگھ جی کا وہ کورا جواب ہے۔ جو آپ نے مولانا شوکت علی کو دیا گورونانک جی کی روح کو کس قدر صدمہ پہنچا ہوگا جب مسجد شہید گنج کی شہادت کی خبر پہونچی ہوگی۔ لیکن آہ! سکھ تو غیر تھے۔ ان پر گلہ و شکوہ بے سود۔ امت مرحومہ کے اندر مسلم کش اور اسلام فروش سکھ پیدا ہوگئے۔ جو احرار نام رکھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کیلئے مارِ آستین سے کم نہیں۔ مسلمانو! یہ تمہارے لیڈر تھے۔ اور پیشہ ور لیڈر تھے۔ اسلام کے دعویدار اور حریت کے علمبردار تھے۔ مسلمانوں کے واحد اجارہ دار نمائندے تھے۔ جس کو چاہیں مسلمان رہنے دیں جسکو چاہیں اسلام کے رجسٹر سے خارج قرار دیں۔ مگر جب قربانی کا وقت آیا۔ تو سانپ سونگھ گیا۔ دفتر احرار کے سامنے مسلمان خاک و خون میں لوٹ رہے تھے۔ مگر احرار نے دفتر سے باہر نکل کر بھی نہ جھانکا۔ مسلمان تو خونِ جگر پی رہے تھے۔ مگر یہ مسلمانوں کے واحد نمائندے گدیوں اور آرام کرسیوں پر بیٹھے بوتلیں پی رہے تھے۔ اور شربت پی پی کر مسلمانوں کو کوس رہے تھے۔ میں خود احرار کے پاس گیا۔ منت کی سماجت کی۔ کہ خدا کے لئے امت مرحومہ کے حالِ زار پر رحم کرو۔ مسلمانوں کی راہنمائی کرو۔ یا ساتھ مل کر کام کرو۔ ان کی شاورت میں شامل ہوا۔ لیکن ان کے منہ سے کوئی کلمہ خیر نہ نکلا۔ مسجد گری۔ مسلمان شہید ہوئے۔ یہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ آخر مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق بن کر ۲۷-۲۸ کو شاورت کی طرح ڈالی۔ حالانکہ اس سے پہلے تین اشتہار نکال چکے تھے۔ جن میں اسلامی پالیسی اور جمہور کے خلاف اظہارِ خیالات کر چکے تھے۔ اور صاف صاف اعلان کر چکے تھے۔ کہ شہداءِ لاہور "حرام موت مرے" مسلمانوں کی تحریک غلط اور جذبۂ شہادت باطل اور ناحق ہے۔ پھر شاورت کیسی؟

مسلمانوں کا شوقِ شہادت احرار نے پاؤں تلے روندا۔ اسلامی اتحاد کو چکنا چور کیا۔ مسلمانوں کو مٹانے اور فنا کے گھاٹ اتارنے کے لئے ذلیل سے ذلیل حرکات کیں۔ جب مسلمانوں نے احرار سے بیزار ہو کر متفقہ طور پر امیر ملت کا انتخاب کیا۔ تو احرار کی بی جمالو نے ناچنا اور تھرکنا شروع کر دیا۔ امیرِ ملت کی امارت اور قیادت کا نہ صرف انکار کیا۔ بلکہ مخالفت پر تُل گئے۔

اب نہ صرف مسجد کے معاملہ میں احرار کا اختلاف ہے۔ بلکہ امیر ملت کا انکار کر کے اصولی اختلاف پیدا کر لیا ہے۔ ان کے اخبار مجاہد کی پالیسی مسلمانوں کے لئے زہر ہلاہل سے کم نہیں۔ انکی تمام کوششیں مسلمانوں کو برباد کرنے پر صرف ہو رہی ہیں۔ ۲۰ ستمبر کے مظاہروں میں نمائشی شمولیت مسلمانوں میں رخنہ اندازی پیدا کرنے کے لئے تھی۔ مولوی حبیب الرحمن نے لاہور میں کہا تھا۔ کہ مسجد ہر حال میں مسجد ہی رہتی ہے۔ مگر امرتسر میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ مسجد نہیں بلکہ نعوذ باللہ ٹٹیاں ہیں۔ مسلمانو! جو شخص خانۂ خدا کو ٹٹیاں کہتا ہے۔ اس کی قدر و قیمت پہچانو۔ عطاء اللہ نے کہا تھا۔ کہ گینتی مسجد کے گنبد پر نہیں لگی۔ بلکہ میرے سینہ پر لگی ہے لیکن آج وہ سینہ کدھر گیا۔ جب مسلمان جامِ شہادت پی رہے تھے۔ اس وقت یہ سینۂ پُر کینہ کہاں تھا۔ مسلمانو! ان سیاہ کاروں سے بچو!

آپ کے بعد ملک عنایت اللہ صاحب نے ایک پُرجوش اور ولولہ انگیز تقریر کی۔ جس میں کہا۔

جماعت احرار کا رویہ گرگٹ کی مانند ہے۔ یہ چند خود غرض لیڈروں کی چنڈال چوکڑی ہے۔ روپیہ ان کا ایمان ہے۔ چندہ ان کا مذہب ہے۔ مسلمان کو لوٹنا ان کا شیوہ ہے بے ایمانی ان کا دھرم ہے۔ جھوٹ بولنا شیرِ مادر کی طرح ان پر حلال ہے۔ تحریکِ کشمیر کی آڑ میں مسلمانوں کو لوٹا۔ غریبوں کو قید کروایا۔ اور "مالِ مفت دلِ بے رحم" پر عمل کرتے رہے۔ اسلامیان الور کو بھڑکایا۔ اور اپنا الو سیدھا کیا۔ کپورتھلہ سے چندہ بٹورا۔ جہاں سے مال ملا۔ وہاں سے اڑایا۔ غریب مسلمان کا گوشت کھانے ہڈیاں چبانے اور خون پینے کے بعد بھی جب قربانی کا وقت آیا۔ تو احرار کا پتھر سے زیادہ سخت دل ذرا نہ پسیجا۔ ایک طرف احراری خود چندوں کی صورت میں مسلمانوں کو لوٹ رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ہندو سے ساز باز کر کے بائیکاٹ کرا رہے ہیں۔ کہیں سکھ سے دوستانہ ہے۔ کہیں ہندو سے یارانہ۔

اس کے بعد جناب بیدار بخت خانصاحب ایم۔ اے کی تقریر ہوئی۔ آپ نے کہا:۔
مسلم نوجوان مخلص ہے۔ احرار نے اس کے اخلاص سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے احرار نے مسلمانوں کے جذبات سے خون کی ہولی کھیلی ہے۔ نوجوانوں کی زندگیوں کو تباہ کیا۔ مستقبل تاریک کر دیا۔ احرار غیر کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے۔ احراری کسی کا دوست نہیں۔ وقت پر دغا دے جاتا ہے۔ مسجد کے معاملہ میں احرار نے نفسانی اغراض کے ماتحت میدانِ عمل سے گریز کیا۔ میں خود احرار کے پاس گیا۔ مگر جواب ندارد۔ احراری مسلمانوں کی لاشوں کو روند کر کونسل میں جانا چاہتا ہے۔ پہلے خاموش رہا۔ حکومت کو چکمہ دیتا رہا۔ جب حکومت کے ہاں بے وقعتی ہوئی۔ تو مسلمانوں میں شمولیت کا اعلان کیا۔ لیکن یہ اعلان محض اسلامی اتحاد کو توڑنے کی خاطر ہے۔ جب تک امیرِ ملت کو تسلیم نہ کرے۔ تب تک یہ مسلمانوں کا ہمدرد نہیں کہلا سکتا۔ احراریوں نے صرف مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے امیرِ شریعت کا ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ مسلمانوں نے عطاء اللہ کو آج تک امیرِ شریعت نہ بنایا ہے۔ اور نہ ہی تسلیم کیا ہے۔ یہ خود ساختہ اور باطل ہے۔ احراری صرف مسلمانوں کے چندے کھانے کے یار ہیں۔ دُکھ درد کے شریک نہیں۔ وقت پر بیوفائی کرتے ہیں۔ آج کل تو احرازی مسلمانوں کو برباد اور تباہ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے ہر بہی خواہ کی مخالفت کرنا ان کا وطیرہ ہے۔

اس کے بعد صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر کی۔ اور کہا:۔
سامعین! صحیح معنوں میں مسلمان بنو۔ مختلف جماعتوں میں اتحاد کی رُوح پیدا کرو۔ سب مل کر کام کرو۔ اور احرار کی چال سے بچو۔ ایک ڈکٹیٹر کے ماتحت کام کرو۔ ڈکٹیٹر باعمل ہو۔ نہ کہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے والا۔ خود کما کر چندہ دے۔ نہ کہ غریبوں کے مال لوٹنے پر کمربستہ رہے۔ آج مسلمانوں کو ایک کمال پاشا کی ضرورت ہے لیڈر وہ ہو۔ جو صحیح معنوں میں مسلمان ہو۔ قرآن کو مضبوط پکڑو۔ تمام مشکلات کا حل قرآن میں ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہمارے پیش نظر رہنا چاہیئے۔ اخلاص سے کام کرو۔ اسلام فوجی تربیت سکھاتا ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ تجارت کرے۔ تجارت ہمارا موروثی پیشہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تجارت کی۔ کسی لیڈر پر اعتبار نہ کرو۔ بالخصوص پیشہ ور لیڈروں سے بچے رہو۔ یہ خونخوار بھیڑیے ہیں۔ میں تجربے کی بناء پر کہتا ہوں۔ لیڈر کو نقد روپیہ مت دو۔ خود کام کرو۔ لیڈر سے کراؤ۔ اگر کسی کام کے لئے روپیہ مانگے۔ تو وہ کام کردو۔ مگر روپیہ نہ دو۔

آخر میں بالاتفاق یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ:۔
احرار نے اپنے جلسہ میں نیلی پوشوں کو غنڈے اور بدمعاش کہا ہے۔ اور مسلم قائدین پر گند اُچھالا ہے۔ یہ جلسہ احرار کی اس قسم کی بدزبانیوں اور اشتعال انگیزیوں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

(نامہ نگار)

58

متعدد تکلیف دہ امراض کیلئے

عرق نور (رجسٹرڈ)

اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہو چکا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بڑھی ہوئی تلی۔ ضعف جگر یا معدہ۔ کمی بھوک۔ کمزوری مثانہ یرقان۔ دائمی قبض۔ پرانا بخار یا پرانی کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہو۔ تو اس کے لئے

عرق نور اکسیر اعظم ثابت ہو گا

عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض خصوصاً بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے مجرب المجرب دوا ہے۔ ماہواری خرابی قلت خون اور درد کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی یا پیکٹ عہ/ مکمل خوراک پانچ ۔ علاوہ محصولڈاک ؛

دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب فرمائیں

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان پنجاب

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانیوالے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائیگا ؛

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز
دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

امیر المومنین کا ارشاد

الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء ہومیوپیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا .... اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔ آپ بھی ہومیوپیتھک علاج کریں۔ مجھ سے مشورہ لیں ؛

ایم۔ ایچ۔ احمدی۔ چتوڑ گڑھ۔ میواڑ

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے قیمت معہ محصولڈاک عہ/ صرف

مینیجر شفاخانہ دلبذیر قادیان

مژدۂ جانفزا

ہم نے ہندوستان کے تجارتی و اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بڑے پیمانے پر ہر قسم کے خوشبودار اور دماغی کمزوریوں کے دور کرنے کے لئے تیل اور عطریات کا ایک کارخانہ کھولا ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ آج سے پیشتر ایسے خالص تیل بنانے والا کارخانہ ہندوستان ہی میں نہیں۔ بلکہ یورپ کے کسی حصے میں بھی نہیں ہے۔ ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ملک کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ہمارے کارخانہ کا اصلی تیل حبان جہاں نمبر ۱ گل رجسٹرڈ استعمال کرے۔ قیمت فی شیشی دس آنے ؛

ملنے کا پتہ:۔ ماسٹر اللہ رکھا کشمیری بازار لاہور

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر

پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہوں گے۔

علاوہ ازیں

شہرہ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریق) فلور ملز۔ بیلنہ جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹرز۔ بادام روغن۔ سیویاں۔ قیمے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات اور دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگانیکا قدیمی پتہ:۔

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ پنجاب

اعلانِ نکاح

۱۵ ستمبر مولوی محمد بخش صاحب ایم۔ اے۔ ای۔ ڈی آئی نے عزیز حافظ محمد عمر صاحب ولد مولوی محمد عثمان صاحب کا نکاح پانصد روپیہ مہر کے عوض مسماۃ امۃ الحی بیگم صاحبہ بنت حکیم عبدالخالق صاحب احمدی کے ساتھ پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ یہ رشتہ طرفین کے لئے بابرکت ہو ؛

خاکسار۔ محمد عثمان مدرس گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازیخان

اشتہار شائع کرانے والے اصحاب سے

ہزاروں انسان الفضل کے ہر ایک لفظ کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔ اس میں شائع شدہ ہر چیز کو خاص اعتماد کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ باوجود اس کے اجرت بالکل کم ہے اس لئے الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں ؛

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی خبریں!

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ اس ہفتہ کے اواخر میں جنگ کی کوئی اہم خبر موصول نہیں ہوئی۔ اطالیہ نے اڈووا تک سڑک تعمیر کر لی ہے۔ جنرل ڈول بونو نے شہر پر باقاعدہ قبضہ کر لیا ہے۔ اطالوی افواج مزید پیش قدمی کی تیاریوں کے ساتھ ساتھ حبشی قبائل کو لالچ دے کر خریدنے کے لئے پراپیگنڈا کر رہی ہیں۔ حکومت حبشہ اٹلی کے اس پراپیگنڈہ سے خبردار ہے۔

عدیس آبابا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سمالی لینڈ کے سات سرداروں کو جن کے قبضہ سے اطالوی کرنسی نوٹ برآمد ہوئے گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔

روما ۱۴ اکتوبر۔ شاہ حبشہ کا داماد اطالوی افواج سے جا ملا ہے۔ اور اس کے ہزارہا سپاہی بھی اطالوی افواج سے جا ملے ہیں۔ شاہ حبشہ کا مذکورہ بالا داماد علاقہ ٹائگر کے ایک بہت بڑے صوبے کا گورنر تھا۔ چونکہ اس علاقہ کی افواج کی کمان راس سیوم کے سپرد کی گئی تھی۔ اس لئے وہ بادشاہ سے ناراض ہوگیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ابی سینیا کا سب سے بڑا فوجی جرنیل راس سیوم بھی اطالوی افواج سے جا ملیگا

اسمارہ ۱۴ اکتوبر۔ ایریٹریا سے ۱۰۰۰۰۰ اطالوی سپاہی پیش قدمی کر رہے ہیں۔ ان کے پاس ۲۳۰۰ مشین گنیں۔ ۲۳۰ توپیں اور باربرداری کے لئے بے شمار مویشی ہیں۔ اگر ابی سینیا کی افواج نے کوئی مزاحمت کی۔ تو ماکیل میں گھمسان کی لڑائی ہوگی۔ مقامی محاذ پر متعین ساٹھ ہزار اطالوی سپاہی ایڈی گریٹ سے ۱۲ میل جانب مشرق بڑھ گئے ہیں۔ اور آکسم سے ۸ میل شمالی کی جانب ان کا عمل دخل شروع ہوگیا ہے

ہرار ۱۱ اکتوبر۔ ابی سینیا کے حلقوں کا دعویٰ ہے۔ کہ سمالی لینڈ کا ایک سردار دو ہزار سپاہیوں اور بہت سے سامان جنگ کے ساتھ اٹلی سے علیحدہ ہو کر ابی سینیا کے ساتھ شامل ہوگیا ہے۔ اور سمالی لینڈ کے بہت سے لوگ ہر روز اٹلی سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔ ابی سینیا کی جنوبی افواج کے ہیڈ کوارٹر ہرار میں اٹلی کے خلاف ہوائی طاقت کو مضبوط کیا جا رہا ہے۔ مسلمان قبائل کے سرداروں اور گورنروں نے اٹلی کے خلاف لڑنے کے لئے گورنر ہرار کو چالیس ہزار مسلح سپاہیوں کی خدمات پیش کی ہیں۔ اور انہوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ "ہمارے قبائل کا ایک ایک جوان کٹ مرے گا۔ لیکن ایک سفید فام قوم کی اطاعت قبول نہیں کرے گا"

عدن ۱۴ اکتوبر۔ مکدیشود (اطالوی سمالی لینڈ) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اطالوی حکام نے قاضی محمد بن حسن کو جو سلسلہ قادریہ کے ایک مشہور صوفی ہیں۔ اور ان کے چھ مریدوں کو پھانسی دیدیا ہے ان کی گرفتاری کے واقعات یوں ہیں کہ اطالوی حکام کے شبہ کے مطابق صوفی صاحب سینوسی رہنماؤں سے سمالی لینڈ کے مسلمان جہاز رانوں کے ذریعہ خط و کتابت کرتے تھے اور انہوں نے لازمی بھرتی کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔ جس کا حکم اٹلی نے باشندگان سمالی لینڈ کے لئے دے رکھا ہے۔

عدیس آبابا ۱۴ اکتوبر۔ اطالوی سمالی لینڈ کے صوفی کی گرفتاری سے عربی قبائل میں سخت ہیجان پیدا ہوگیا ہے۔ اور اٹلی کے خلاف بغاوت کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ اماشہ قبیلہ کے لوگوں نے جو اٹلی اور آسٹریا کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ اٹلی کے خلاف مسلح بغاوت شروع کر دی ہے

عدیس آبابا ۱۴ اکتوبر۔ جرمنی کے کارخانجات اسلحہ سازی کی طرف سے دو سو مشین گنیں چھ سو بندوقیں اور پچاس لاکھ کارتوس فرانسیسی سمالی لینڈ سے ابی سینیا کو بھجوانے کی غرض سے بھیج دئے گئے ہیں حکومت جاپان بھی حبشہ کی امداد کر رہی ہے۔ چنانچہ ۱۰ ہزار چینی سپاہی چینی افواج کے کمانڈر انچیف کی زیر قیادت عدیس آبابا روانہ ہو گئے ہیں۔

جنیوا ۱۴ اکتوبر۔ لیگ کمیٹی نے اپنے اجلاس میں اٹلی کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کے سوال پر غور کیا۔ فنانشل سب کمیٹی کی سفارشات متعلقہ اقتصادی بائیکاٹ عملی طور پر بے معنی نظر آتی ہیں۔ سترہ نمائندوں کی کمیٹی کے اجلاس میں جس میں کہ ان اقتصادی پابندیوں پر بطور مجموعی غور کیا جا رہا تھا مسٹر انتھونی ایڈن نے اٹلی کی اشیاء برآمد کا مکمل بائیکاٹ کرانے کی پرزور اپیل کی۔ ۱۸ حکومتوں کی کمیٹی نے فنانشل سب کمیٹی کی رپورٹ منظور کر لی ہے۔ اور فیصلہ کیا ہے۔ کہ صرف اطالوی گورنمنٹ سے ہی نہیں بلکہ کسی اطالوی باشندے سے بھی کسی قسم کا اقتصادی برتاؤ نہ کیا جائے۔

روما ۱۴ اکتوبر۔ اطالوی حلقے لیگ اوف نیشنز کے چیلنج متعلق اقتصادی بائیکاٹ کا مقابلہ کرنے کا عزم صمیم کر چکے ہیں۔ سرکاری دوائر میں اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اٹلی بائیکاٹ کا مقابلہ کرنے کے لئے خفیہ طور پر تمام تیاریاں کر چکا ہے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ برطانیہ۔ امریکہ۔ بیلجیم۔ فرانس۔ جرمنی۔ مصر اور یونان کے سفراء مقیم روم نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اطالوی حکومت کو توجہ دلائی ہے کہ عدیس آبابا اور ڈائرڈوا میں بہت سے غیر ملکی رہتے ہیں۔ اس لئے بمباری کے وقت انہیں ملحوظ رکھا جائے۔ اطالوی نمائندہ نے کہا کہ اس کے متعلق فوجی حکام کو ہدایت کر دی جائے گی۔

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ سردار تارا سنگھ صدر گوردوارہ پربندھک کمیٹی لاہور نے ایک بیان دیا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے "مسجد شہید گنج کو مسلمانوں کے حوالے کرنے کا ہمارے دل میں کوئی خیال نہیں ہے اور اگر کسی کی طرف سے اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو ہم اپنے سر دے کر اس کی حفاظت کریں گے۔"

مدراس ۱۴ اکتوبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کے سلسلہ میں زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وزارتیں قبول کرنے کے سوال کو زیر بحث لایا جائے گا۔

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ لاہور میں ہیضہ کی وبا پھیل رہی ہے۔ ۱۱ر ۱۲ر ۱۳ر اکتوبر کو ۱۹ ہیضہ کے کیس ہوئے جن میں سے ۴ مہلک ثابت ہوئے۔

افسوسناک انتقال

ہمیں یہ معلوم کر کے بے حد افسوس ہوا کہ جناب شیخ عبدالرزاق صاحب بیرسٹر لائلپور کا ۱۱ اکتوبر بعمر ۴۴ سال چند دن بعارضہ نمونیہ بیمار رہنے کے بعد انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جماعت احمدیہ کے ایک مخلص اور سرگرم رکن تھے اور آپ کے اخلاق و اطوار حد درجہ پسندیدہ تھے۔ ہمیں اس حادثہ فاجعہ میں مرحوم کے اعزا و اقربا سے دلی ہمدردی ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

بنگال پراونشل نیشنل لیگ کا قیام

برہمن بڑیہ ۱۵ اکتوبر۔ جناب عبدالمالک صاحب خادم بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں بنگال پراونشل نیشنل لیگ کا پہلا اجلاس برہمن بڑیہ میں زیر صدارت الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر منعقد ہوا۔ جس میں ایگزیکٹو کمیٹی کے عہدیداران کا تقرر عمل میں لایا گیا بنگال پراونشل لیگ آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کی برانچ ہوگی۔ اور تمام آئینی ذرائع سے اس کا تعاون کرے گی۔ تمام حاضرین نے اس کے نصب العین کی پرزور تائید کی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی